محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری: تحریک فیضان لوح و قلم

قدوۃ العلماء، زبدۃ الفضلاء حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی برہانی
قدس سرہ النورانی (متوفی ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء) بانی خانقاہ لطیفیہ رحمٰن پور تکیہ شریف
بارسوئی، ضلع کٹیہار بہار
کی تصنیف لطیف ''مکتوبات لطیفی'' سے منتخب دس مکاتیب کا اردو ترجمہ

بنام ''نامور باپ کے خطوط دیدہ ور بیٹے کے نام''

تالیف

خواجہ ساجد عالم مصباحی

استاد مدرسہ لطیفیہ خانقاہ رحمٰن پور تکیہ شریف بارسوئی، ضلع کٹیہار بہار

باہتمام وسعی: حضرت مولانا ابوالحسن علی رضوی دام ظلہ

بانی جامعہ غوثیہ رضویہ لنگم پیٹ، نظام آباد، اے پی

حضرت مولانا احمد حسن الرضوی القادری دامت فیوضہ

بانی دار العلوم غریب نواز، نلہ کنٹہ، عثمانیہ یونیورسٹی روڈ حیدر آباد. اے پی

ناشر

حفیظ ملت اکیڈمی خانقاہ لطیفیہ رحمٰن پور، ڈاکخانہ سینل پور وانکر،

بارسوئی ضلع کٹیہار بہار پن 854317

کتاب: نامور باپ کے خطوط دیدہ ور بیٹے کے نام

تالیف: خواجہ ساجد عالم مصباحیؔ

تصحیح: حضرت مولانا ابوالحسن علی رضویؔ پورنوی

صفحات: 40

طباعت: آفس ماہنامہ بطحاء دارالعلوم غریب نواز حیدرآباد

ناشر: حفیظ ملت اکیڈمی۔ خانقاہ لطیفیہ رحمٰن پور۔ باسوتی پورنیہ بہار

بارسوئی، کٹیہار

تعداد: 5000

قیمت: -/20

ملنے کے پتے

☆ حفیظ ملت اکیڈمی خانقاہ لطیفیہ رحمٰن پور، بارسوئی، کٹیہار بہار پن 854317 موبائل 09572764074

9572764074

☆ الحفیظ اکیڈمی، اعظمی نگر، مالونی، ملاڈ ممبئی 09819826541

☆ مصباحی کتبخانہ مسجد چوک، اعظم نگر، وایا: سالماری ضلع کٹیہار بہار

☆ دارالعلوم غریب نواز، مسجد عثمانیہ، نلہ کنٹہ، عثمانیہ یونیورسٹی روڈ حیدرآباد۔

☆ جامعہ غوثیہ رضویہ لنگم پیٹ، ضلع نظام آباد، آندھرا پردیش۔

انتساب

اس حقیر قلمی وتحریری کاوش کا انتساب

چودھویں صدی ہجری کے معیارِ سنیت اور سندھ و ہند کے تاجداران وقت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی (۱۲۷۲ھ/۱۳۴۰ھ)

اور

شیخ الاسلام عارف باللہ حضرت علامہ محمد انوار اللہ فاروقی حیدر آبادی

کے نام

ع:۔ چہ عجب شاہاں را گر بنوازند گدارا

خواجہ ساجد عالم مصباحی

ایک مختصر نوٹ

از: فصیح اللسان حضرت علامہ مولانا ابوالحسن علی رضوی: بانی جامعہ غوثیہ رضویہ لنگم پیٹ نظام آباد۔ اے پی

''نامور باپ کے خطوط دیدہ ور بیٹے کے نام'' گرامی محترم حضرت مولانا خواجہ ساجد عالم مصباحی ادام المولیٰ فیوضاتھم

خلف اصغر مولانا خواجہ فرہاد عالم صاحب ؒ کے ذوق علمی اور اپنے آبائے کرام کے قابل افتخار فکری سرمائے کے ساتھ ان کی بے پناہ قلبی وابستگی کا ثبوت ہے۔ یہ مکتوبات مقدسہ طریقت و تصوف کی باریک اصطلاحات توحید وتفرید کی فصاحتوں دنیا کی بے ثباتی شریعت وطریقت کی عالمانہ وصوفیانہ موشگافیوں خوف ورجا کی منزلوں پر ایک اہل دل کی باریک بینی رسول وآل رسول سے محبت کی تلقین دین پر استقامت کا پیغام ونخوت وتکبر سے اجتناب کی تلقین علماء کرام محدثین و مفسرین صوفیا کے مراتب کا عالمانہ تعین حدیث وتفسیر فقہ واصول فقہ، معانی وبدیع کے بنیادی اصلاحات کے ذریعہ اہل علم کے درجات کا تعین اور اس کے علاوہ بہت سی انمول نایاب علمی نکات سے مزین ہیں۔ مجھ بے بضاعت نے بالاستعاب اس کے تمام صفحات پڑھے اور دل میں ایک درد اٹھا اے کاش! مشرقی بہار کی خاک میں دبی ان نابغہ روزگار شخصیات کو دنیا جان پاتی ان کے علمی نوادرات سے استفادہ کر پاتی ان کے کردار وعمل تقوی وطہارت کو اپنا رہنما بنا پاتی، حضرت مولانا خواجہ ساجد عالم مصباحی اور ان کے رفقاء قابل صد مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اس رخ سے نہایت منظم کاوشوں کا آغاز کر دیا ہے۔ خدا کرے اس دیار کے تمام اسلاف کرام کے بالغ نظر اخلاف کو یہی توفیق مل جائے اور وہاں اسودئے خاک ہیرے جواہرت سے دنیا آشنا ہو سکے (آمین)۔

خیر اندیش فقیر ابوالحسن علی رضوی: خادم جامعہ غوثیہ رضویہ لنگم پیٹ نظام آباد

☆☆☆
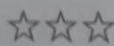
ایک تاثر

از: احمد حسن رضوی القادری: بانی دار العلوم غریب نواز حیدر آباد

مشرقی بہار و بنگال کے سنگم میں ضلع پورنیہ کٹیہار کشن گنج وغیرہ آتا ہے یہاں کئی ایسے صوفی عالم باعمل شریعت وطریقت کے تاجدار گزرے ہیں جنہوں نے اپنی خاموش زندگی میں قوم کی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ آج کے دور میں اس علاقے میں علماء حفاظ ومفتیان کرام کی کثرت بلکہ ہر گھر میں دستیاب ہو جانا یہ ان ہی صوفی علماء کرام کے بوئے ہوئے بیجوں کا پھل ہے۔ راز دار شریعت علامہ حفیظ الدین علیہ الرحمہ ان ہی صوفی علماء کرام کی فہرست میں آتے ہیں ایک بڑا علاقہ ان سے فیضیاب ہو رہا ہے اور تا قیامت ہوتا رہے گا۔ زیر نظر کتاب ''نامور باپ کے خطوط دیدہ ور بیٹے کے نام'' حصرت علامہ شاہ حفیظ الدین علیہ الرحمہ کے رشحات قلم ہیں۔ جنہوں نے اپنے بیٹے علامہ شاہ خواجہ وحید اصغر کے نام تحریر فرمائے ہیں۔ ''خطوط'' کا لفظ سنتے ہی ہمارے ذہن وافکار میں حالات، کیفیت، ذاتی تعلقات وغیرہ آتے ہیں۔ مگر ان صوفیائے کرام کے خطوط کا مطالعہ فرمائیں تو احساس ہوتا ہے کہ ان کے نگاہوں کے سامنے دنیاوی مفاد بالکل نہیں ہے۔ ایک باپ تصوف کے کس منزل پر پہونچ کر اللہ تعالیٰ کا فرمان ''یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارہ'' کو مدنظر رکھ کر تعلیم وتربیت دے رہا ہے۔

علامہ شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا پہلا خط ملاحظہ کیجئے دنیا آخرت کی کھیتی کی جگہ ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدنیا مزرع الآخرہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ ایک جگہ فرمایا الدنیا جیفة و طالبھا کلاب۔ دنیا ایک مردار شی ہے اس کا حاصل کرنے والا کتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا الدنیا سجن المومن۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ یہ خطوط نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف ارشادات کا خلاصہ ہے۔اور تاکید افرمایا ہے کہ دنیا سے بے رغبتی ہی اصل کامیابی ہے۔ دنیا اتنا ہی حاصل کرنا ہے جتنا یہاں رہنا ہے اور آخرت کی تیاری بھی اتنی کرنی ہے جتنا وہاں رہنا ہے۔ بالترتیب تمام خطوط کا مطالعہ کریں تو کہیں شریعت کی جانب توجہ کہیں رسول وآل رسول سے محبت کا پیغام جو اصل جان ایمان ہے کہیں خلق خدا کی خدمت کا رجحان، کہیں علماء کرام سے محبت کی تعلیم اور ان کے اقسام وغیرہ، ببانگ وہل عرض ہے کہ یہ خطوط ہیرے موتی سے کم نہیں ہے۔ان خطوط کا مطالعہ کر کے انسان اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرسکتا ہے۔اس موقع پر وہ حدیث مبارکہ یاد آرہی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں یہ ندا دے دی گئی کہ بارگاہ رسالت سے دینار و درہم تقسیم ہو رہے ہیں جن کو لینا ہو تو فوراً چلے جائے، جب لوگ وہاں پہونچے تو دیکھا گیا کہ یہاں صفہ کے چبوترے میں درس قرآن و تعلیمات اسلام ہو رہی ہے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تعلیم دینار و درہم سے بہتر ہے۔ یہ آخرت کا توشہ ہے۔حیات جاودانی ہے۔ زندگی کے سوغات ہیں۔حضرت علامہ شاہ حفیظ الدین علیہ الرحمہ نے اپنی اولاد کو اپنی میراث میں یہی تصوف کے خزانہ عطا فرمائے ہیں۔

شریعت وطریقت حقیقت ومعرفت کی نگاہ بصیرت و بصارت رکھنے والے تصوف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شریعت ایک لباس ہے موجودہ دور کے علماء کرام صرف شریعت کا علم حاصل کرلیتے ہیں مگر تصوف کی طرف رجحان نہیں ہے۔ حالانکہ یہ تصوف کے کنارہ تک پہونچ جاتے ہیں صرف غوطہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔کاش موجودہ دور میں مرکزی مدارس میں ''تزکیہ نفس کا ایک کورس''، ہوتا تاکہ ہماری خانقاہیں شریعت وطریقت کے سنگم سے آباد وشاد ہوتی رہتی۔ ورنہ اس کے بغیر آج ہماری خانقاہیں اور مدارس اپنی اہداف سے مخالف سمت جارہی ہے۔ قابل مبارک باد ہیں حضرت جیلانی میاں جنہوں نے اس جانب توجہ فرما کر ''جامعۃ الصوفیہ'' قائم فرمایا ہے اور اس کمی کو پورا کر رہے ہیں۔

ضلع پورنیہ کٹیہار کشن گنج کے ان عظیم ہستیوں کی خدمات وتحریری ذخیرہ کوملت کے سامنے لایا جائے تا کہ دنیا اس سے مستفیض ہوں۔حضرت مولانا خواجہ ساجد عالم صاحب مصباحی اوران کی پوری ٹیم قابل مبارک باد ہیں کہ اس جانب توجہ دیا اور ارشاد حفیظ الدین علیہ الرحمہ کے قیمتی ہیرے کو منصۂ شہود پر لایا ہے۔مزید ایسے اقدام کی ضرورت ہے۔اللہ سے دعاء ہے کہ ان خطوط کوافادہ عام بناتے ہوئے ''حفیظ ملت اکیڈمی'' کودائم استقامت فرمائے۔آمین

سگ بارگاہ غوث وخواجہ رضا

احمد حسن رضوی قادری: مدیراعلیٰ ماہنامہ بطحاء حیدرآباد

☆☆☆☆

احوال واقعی

منظور ہے گزارشِ احوال واقعی
اپنا بیانِ حسن طبیعت نہیں مجھے

(غالب)

بزرگان دین کی سوانح حیات‘ اولیاء امت کی داستان شب و روز، اور اسلاف و اکابر زمانہ کی تصنیفات و تالیفات، رقعات و مکتوبات، ملفوظات و ارشادات، تعلیمات و فرمودات کے مطالعہ و ورق گردانی سے عقیدہ و ایمان کی زمین سرسبزہ شاداب اور نگاہ و دل کی بستی شاد و آباد ہوتی ہے۔ چونکہ ان چیزوں میں عبرت و نصیحت ہوتی ہے، سبق و پیغام ہوتا ہے، تعلیم و تلقین ہوتی ہے، اِن سے آنکھیں روشن ہوتی ہیں، قلوب بیدار ہوتے ہیں اور نفس و ضمیر کی تاریک دنیا جگمگ جگمگ ہونے لگتی ہے۔ قدوۃ العلماء، زبدۃ الفضلاء حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی برہانی ابوالعلائی قدس سرہ العزیز بانی خانقاہ عالیہ لطیفیہ رحمٰن پور تکیہ شریف، بارسوئی کٹیہار بہار کی مشہور و ممتاز تصنیف لطیف ”مکتوبات لطیفی“، فن تصوف کی ایک تاباں و درخشاں کڑی کا نام ہے۔ رائج الوقت دستور کے مطابق اس میں بھی شریعت کے امور و حقائق اور طریقت کے مسائل و دقائق ہیں۔ حقیقت و معرفت کے اسرار و رموز ہیں اور فکر و فن کی وہ تمام خصوصیات ہیں، جن سے تصوف کی کسی معیاری کتاب کو لبریز ہونا چاہئے فارسی زبان میں حضرت لطیفی کی اِس مایۂ ناز علمی و قلمی یادگار میں مختلف معرکۃ الارا مضامین اور نوع بہ نوع مسائل و موضوعات پر تحقیقی بحثیں کی گئیں ہیں۔ قرآن و حدیث، تفسیر و کلام فقہ و تصوف سے ثبوتوں و دلیلوں کا انبار لگایا گیا ہے۔ نفس بحث میں دوران تحریر ایجاز و

جامعیت اپنے شباب پر ہے۔ کُل چوالیس مکتوبات ہیں یعنی ایسے خطوط ہیں جو شاگردوں، مریدوں، عقیدتمندوں اور حاضر باشوں وحلقہ بگوشوں کے نام لکھے گئے ہیں۔ ان میں حضرت لطفیؔ خطوط نگار ہیں اور مذکورہ بالا اصحاب کی حیثیت مکتوبات الیھم کی ہے۔ معلوم ہو کہ مجموعہ مکتوبات میں صاحبزادگان والا شان کے حوالے سے صرف قطب زمانہ شیخ المشائخ حضرت شاہ خواجہ وحید اصغر علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام ہی مکتوبات ہیں کہ جن کی تعداد دس ہے۔ باقی چونتیس مکاتیب مکمل طور پر شاگردوں اور متعلقین اور منسلکین کی جناب میں ہیں۔ زیر نظر تالیف "نامور باپ کے خطوط دیدہ ور بیٹے کے نام" تحریر کردہ انہیں دس علمی وفنی خطوط کے ترجمے وتسہیل پر مشتمل ایک تاریخی و دستاویزی پیشکش ہے۔ شاید یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ اِس دستاویزی پیشکش کو منظر عام پر لانے میں جن دنوں یہ حقیر مصروف عمل تھا۔ اتفاقاً عین انہیں ایام میں حضرت لطفیؔ کے خاص الخاص مرید و شاگرد حضرت مولانا مولیٰ بخش رہاپوری علیہ الرحمہ کے نواسے، دیرینہ رفیق عالیجناب محمد غالب صاحب ناچیز کے قدیم دوست اور باشعور وفکر رسا نوجوان محترمی جناب محمد شہباز عالم صاحب استاذ پرائمری اسکول رحمٰن پور کے ہمراہ میرے غریب خانے پر تشریف لائے۔ مزاج پرسی کے بعد دوران ہمکلامی جناب غالب صاحب نے بتایا کہ میرے پاس نانا جان حضرت مولانا مولیٰ بخش کی تالیف لطیف بنام "اردو حُسینی" ترجمہ مکتوبات لطفیؔ موجود ہے۔ اتنا سننا تھا کہ میری طبیعت مچل اٹھی اور مجھے کام کی راہ سہل وہموار نظر آئی۔ چنانچہ اس تالیف میں اردو حسینی سے بھی مواد لی گئی ہے۔ لیا گیا

یہاں یہ بات ذہن نشیں رہے کہ زیر نظر اِس حقیر تالیف میں میرا اپنا کچھ نہیں ہے۔ اگر کچھ ہے تو وہ فقط مکتوب نگار "حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطفیؔ" اور مکتوب الیہ "حضرت شاہ خواجہ وحید اصغر" کی حیات وخدمات پر مشتمل دو مختصر تعارفی تحریریں ہیں۔ چونکہ مکاتیب کے مندرجات سے قبل کاتب ومکتوب الیہ سے شناسائی وتعارف خطوط نگاری کے باب میں ایک مناسب عمل ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ساری چیزیں محب مکرم حضرت مولانا مفتی نوشاد عالم رضوی مصباحی

صدر المدرسین مدرسہ وخانقاہ لطیفیہ رحمٰن پور کی ذات عالی سے منسوب ہیں۔ قحط الرجال کے اس گلشن بھرے دور میں حضرت والا کی شخصیت کسی باد نسیم کے جھونکے سے کم نہیں۔ حقیر کی ناقص نظر میں آپ کا وجود بڑا قیمتی اور ہزار نعمت ہے، علمی و قلمی عمل کے حوالے سے میں آپ ہی کی قوت بازو پر کمر ہمت باندھتا ہوں اور پھر راہ شوق میں آبلہ پائی کے لئے اتر جاتا ہوں۔ اللہ جل مجدہٗ حضرت ممدوح کے علم و عمر میں بیکراں برکتیں نازل فرمائے آمین ثم آمین۔

اخیر میں اس بات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں کہ جس کے بغیر اس تالیف کا تصور ممکن نہیں تھا۔ وہ یہ ہے کہ اس کی طباعت واشاعت کا سارا کریڈٹ مخلصین کرام میں ادیب شہیر نازش صحافت حضرت علامہ مولانا احمد حسن الرضوی القادری فاضل جامعہ نظامیہ وایم فل حیدر آباد یونیورسٹی و چیف ایڈیٹر ماہنامہ بطحاء حیدر آباد اور دیرینہ مشفق و کرم فرما فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا ابوالحسن علی رضوی مشیر اعلیٰ ماہنامہ بطحاء وموسس جامعہ غوثیہ رضویہ لنگم پیٹ نظام آباد، اے پی کے سر جاتا ہے کہ جنہوں نے مشکل گھڑی میں دستگیری فرمائی، اور علمی و قلمی کام میں اخلاص و ہمدردی کے اتھاہ جذبات و احساسات کے ساتھ بھرپور ہاتھ بٹایا۔ بارگاہ ربّ العزت میں دست بدعا ہوں کہ ان مخلصین و محبین کے علم و عمر میں سعادتوں و برکتوں کی بارات اترے آمین ثم آمین۔

صادق ہوں اپنے قول میں غالبؔ خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

(غالبؔ)

خواجہ ساجد عالم مصباحیؔ

استاد مدرسہ لطیفیہ خانقاہ رحمٰن پور بارسوئی ضلع: کٹیہار بہار

☆☆☆

تعارف:

حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی بُرہانی قدس سرہ النورانی

مشرقی بہار کی شہرہ آفاق ندی "مہانندا" کے کنارے، بہت ساری علمی وادبی اور تہذیبی و سماجی ہستیاں محوخواب ابدی ہیں۔ کافی زیادہ دنوں کی بات نہیں صرف ڈیڑھ دوسو سال کی مدت ہی میں یہاں بڑے قدآور اور صاحبِ کمال و جمال حضرات کی ایک ایسی قابل ذکر و لائق فخر جماعت گزری ہے کہ آج جن کی علمی و قلمی کاوشات اور دیگر مذہبی و سماجی خدمات و کارناموں کے اُجلے اُجلے نقوش و آثار بتا رہے ہیں کہ یہ کیسے کیسے لوگ تھے اور اِن کی قدر و منزلت، زن و قیمت کیا درجہ اعتبار رکھتی ہے۔۔۔؟ تاریخ و مرورِ ایام کی عجب ستم ظریفی ہے کہ اِن حضرات کے واقف کاروں نے اِن کی تحریرات و تصنیفات اور ملی و سماجی خدمات و کارگزاریوں کے نشانات و حالات کو کاغذ و قلم کی امانت میں نہ دیا اور نہ ہی غیروں کو اِس عمل کے لئے آمادہ کیا یا کم از کم توجہ ہی دلا کر خلوص و خیر خواہی کے باب میں نام درج کرانے کی زحمت گوارہ فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ علم و ادب، فکر و فن اور محاسن و فضائل کی کائنات کے اِن بلند میناروں سے خود اِس دیار کے خواص و عوام انصاف کی حد تک آگاہ نہیں ہیں۔ آج اگر اِن شخصیات کی حیات و خدمات پر کوئی ریسرچ و تحقیق کے شوق کو آسودہ کرنا چاہے گا تو اِس راہ میں اِسے جوئے شیر لانے سے بھی گراں سودا کرنا پڑے گا۔

قدوۃ العلماء، زبدۃ الفضلاء مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِسی مشرقی بہار کے مردم خیز خطہ رحمٰن پور بارسوئی کٹیہار بہار سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی بھی شخصیت لوگوں کی قدر ناشناسی و عدم توجہی اور مجرمانہ غفلت و فراموشی کا شکار ہوئی۔ یہی سبب ہے کہ ایک صدی قبل کی یہ مایۂ ناز و عبقری ہستی آج دیار غیر تو چھوڑیئے خود اپنے وطن میں اجنبیت کی المناکی سے دوچار ہے۔ حالانکہ حضرت مولانا لطیفی کی ذات اپنے علمی و قلمی قد اور بے پناہ ملی و جماعتی کاوشوں و مساعی کے تناظر میں حد درجہ جذب و کشش کا مادہ رکھتی ہے۔

آپ ۱۲۴۵ھ میں کتم عدم سے عالم وجود میں آئے۔ والد ماجد کا نام شیخ حسین علی تھا۔ شیخ موصوف ایک دیندار ورئیس اور بہت اثر ورسوخ کے حامل معزز انسان تھے۔ حضرت لطفیؔ جب سن شعور کو پہنچے تو گھریلو مکتب میں تعلیم و درس کا آغاز کیا پھر جب ابتدائی فارسی وعربی درجات کی تعلیم مکمل ہوئی تو فرنگی محل لکھنؤ کا رخ کیا۔ فرنگی محل کی درسگاہ ان دنوں معیار وشہرت کے لحاظ سے ہفت افلاک کو چھو رہی تھی۔ حضرت لطفیؔ وہاں پہنچے تو حضرت مولانا فاروق چڑیا کوٹی، حضرت مولانا عبدالعلیم آسی غازی پوری، حضرت مولانا سید شاہ شہودُالحق بہاری قدست اسرارھم جیسے نہایت ذہین وذی استعداد اور شریف ومخلص ہمدرس ملے۔ آپ نے فرنگی محل کے اساتذہ کے پاس ایک عرصہ دراز تک زانوئے ادب طے کیا۔ بعدہٗ تکمیل تعلیم کے لئے دہلی کا سفر فرمایا اور یہاں حضرت مولانا شاہ مخصوص اللہ وحضرت مولانا شاہ موسیٰ علیہما الرحمۃ والرضوان سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ اور دستار وسند سے سرفراز ہوئے۔ اس کے بعد تدریس وتصنیف کے میدان میں قدم رکھا۔ مدرسہ شاہ جہاں پور یوپی، مدرسہ مجگواں بھاگلپور بہار، مدرسہ وخانقاہ کبیریہ سہسرام مدرسہ اساقتِ رحمت محمدیہ اسٹیٹ پورنیہ میں برسہا برس تعلیم دی اور سینکڑوں وہزاروں طالبان علوم نبویہ کے قلب وجگر کو دولت علم ومعرفت سے مالا مال فرمایا۔ مدرسہ وخانقاہ کبیریہ سہسرام آپ کی تدریسی زندگی کے اہم پڑاؤ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں آپ نے کم وبیش بارہ سال تک بطور صدر المدرسین ومہتمم قیام فرمایا۔ اور اپنے علمی وقلمی، اخلاقی وباطنی محاسن واوصاف کے لازوال اثرات ونقوش ثبت کئے۔ درس و تدریس کے علاوہ یہاں آپ نے کارِ افتا اور تصنیف وتالیف نیز تبلیغ وارشاد کا بیش بہا کارنامہ بھی انجام دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہیں آپ کی علمی شخصیت وبوقلمونی وجود نے اپنے حیرت انگیز کمالات و حسن استعداد کے جلوے دکھائے۔ یہاں آپ کی درسگاہ فیض بخش میں جس نے بھی خوشہ چینی کی، وہ بڑے صاحب فضل وکمال بن کر نکلے اور دین ودنیا میں عظیم مراتب پر فائز ہوئے اِن حضرات کی لمبی فہرست ہے خوفِ طوالت کی وجہ سے صرف دو نامور وبلند اقبال ہستی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک

ہیں جامع معقول ومنقول حضرت مولانا محمد عثمان شاہ آبادی سابق مدرس اول مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ جو اپنی تصنیفات وتالیفات اور تدریسی تجربہ کے سبب عرب وعجم میں متعارف ہوئے اور علمی وفکری دنیا میں بہت نام کمایا۔ مولانا موصوف منطق وفلسفہ میں قابل رشک عبور رکھتے تھے۔ اِن فنون میں آپ نے ایک درجن سے زائد کتابیں بھی تصنیف فرمائیں ہیں۔ اہل حجاز کے اصرار پر جب آپ مدرسہ صولتیہ وارد ہوئے تو وہاں جی کھول کر تصنیفی کام کیا۔ ایک قلیل مدت میں ''حمدُ اللہ'' ''صدرا'' اور اِن جیسی دیگر کئی اونچی اونچی کتابوں کی شرح وحاشیہ اپنے قلم خوش خرام سے رقم فرمائی۔ دوسرے ہیں فخر العلماء والمحدثین حضرت مولانا فرخند علی فرحتؔ سہسرام (والد ماجد مولانا کامل سہسرامی) بانی دارالعلوم خیریہ نظامیہ سہسرام، جو فقہ وافتا اور تفسیر وحدیث میں بے نظیر بصیرت ودسترس کے حامل تھے۔ شمال مشرقی ہند کے معاصر ارباب فقہ وافتا آپ کو قدر ووقار کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور بروقت ضرورت آپ سے استفادہ ومراجعت بھی کیا کرتے تھے۔ مدرسہ خیریہ نظامیہ سہسرام کی درسگاہ سے آپ نے کثیر نابغۂ روزگار علماء فضلا پیدا کئے ہیں۔

حضرت لطفیؔ نے تصنیف وتالیف کا مشغلہ بھی یہاں خوب زور شور سے جاری رکھا۔ فارسی وعربی شعروادب پر ایک ضخیم دیوان ''دیوان لطفی''، تصوف کے اسرار ورموز پر مشتمل ''لطائف حفظ السالکین'' درس نظامیہ کی معروف نصابی کتاب ''میزان منطق'' کی نہایت عمدہ ومحققانہ اور مبسوط شرح ''فوائد نوریہ'' یہیں زیور تحریر سے آراستہ ہوئی۔

شادی اور اولاد امجاد:

تحصیل علم سے فراغت کے بعد آپ پٹنہ سیٹی متصل بہ تکیہ عشق میں مقیم رہے۔ اسی دوران وہاں کے کسی قریبی شخص کے ذریعہ مگرواواں بہار شریف میں جناب سید عبدالکریم صاحب مرحوم کی لڑکی سے آپ کی رسم شادی خانہ آبادی طے پائی۔ جناب سید صاحب ایک دیندار اور

پاکیزہ اوصاف وخصائل کے مالک، لیکن مالی لحاظ سے کمزور انسان تھے۔ مگر چونکہ حضرت لطفی کو انتخاب میں دین پرور ومذہب پسند خاندان مطلوب تھا۔ سو وہ سادات گھرانے کی صورت میں موجود تھا۔ اس لئے بصد رضا ورغبت اس رشتے کو قبول فرمایا اور پھر بہر نوع اس کے حقوق وفرائض کی ادائیگی میں تادم آخر اُسوۂ رسول کی پیروی کی، آپ کی چھ اولادیں ہوئیں۔ تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں، صاحبزادوں کے نام حسب ترتیب یوں ہیں (۱) حضرت مولانا امام مظفر حسین (۲) حضرت مولانا مخدوم شرف الھدیٰ (۳) حضرت مولانا خواجہ وحید اصغر علیہم الرحمۃ والرضوان۔

بیعت وخلافت:

دستیاب شدہ معلومات واطلاعات کے مطابق تدریسی دور میں ہی آپ بیعت وخلافت کی سعادت سے سرخرو ہوئے۔ پٹنہ سیٹی میں دریائے گنگا کے ساحل پر پُر سکون محلہ ''متن گھاٹ'' آباد ہے۔ یہاں اڑھائی صدی قبل ایک مرد درویش وصاحب دل صوفی اور ممتاز ترین اہل دیوان شاعر حضرت سیدنا مولانا شاہ رکن الدین عشق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۰۳ھ) نے ایک خانقاہ بنام ''خانقاہ عشق'' کی بنیاد رکھی اور سجادۂ فقر وتصوف بچھا کر باطنی امراض کا مداوا شروع فرمایا۔ ان کے بعد وصال ان ہی کی نسل اور حسب ونسب کے لائق وفائق افراد ورجال اس مبارک سلسلے کو آگے بڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت مولانا شاہ خواجہ لطیف علی قدس سرہ کا مقدس زمانہ آیا۔ حضرت لطفی ان ہی بلند پایۂ بزرگ سے وابستہ ہوئے اور ان کی صحبت میں بارہ سال رہ کر منازل سلوک وجادۂ طریقت سے آشنائی حاصل کی۔

وطن واپسی اور دینی وقلمی خدمات:

طلب علم اور پھر درس وتدریس میں آپ نے اپنی زندگی کی چھ دہائی بیرون وطن بسر فرمائی۔ ساتویں دہائی کے اوائل میں وطن مالوف تشریف لائے۔ یہاں آکر ''مدرسہ وخانقاہ

لطیفیہ'' قائم فرمایا اور ایک عالیشان مسجد بھی تعمیر فرمائی۔ اِن دنوں اِس خطہ میں مدرسہ اساقت رحمت محمدیہ اسٹیٹ پورنیہ کے علاوہ کہیں بھی کوئی تعلیمی ادارہ نہیں تھا۔ اِس لئے فطری طور پر مدرسہ وخانقاہ لطیفیہ کے قیام کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اوراس کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ کچھ ہی مدت میں علاقائی سطح پر طالبان علوم نبویہ کی ایک قابل ذکر تعداد اِس ادارے سے فیضیاب ہوئی اور پھر جنہوں نے اپنے اپنے علاقے میں مدرسہ اور دینی مکاتب کی صفیں کھڑی کیں۔ جامعہ لطیفیہ بحرالعلوم، دارالعلوم لطیفی، اور دارالنور شرفیہ لطیفیہ جیسے فعال وباوقار ادارے اور تعلیمی وتربیتی مراکز اِسی مدرسیہ وخانقاہ لطیفیہ کی تعلیمی تحریک اور جدو جہد عمل کے آثار وعلامات ہیں۔ صحیح معنوں میں ایک چراغ کیا جلا کہ اِس سے اَن گنت چراغ جَل اُٹھے۔ یہاں بھی آپ نے قلمی کام کیا اور متعدد علوم وفنون پر درجن بھر سے زائد کتابیں تحریر فرمائیں۔ مکتوبات لطیفی، رقعات لطیفی، حبریس الغیب خذبجد، بما اغنیٰ من الکلام، تسھیل التصریف اور عجالۃ نافعہ وغیرہ کتب و رسائل جو عربی و فارسی اور اردو زبانوں میں ہیں۔ یہیں تحریر کی لڑی میں پروئے گئے۔ مذکورہ بالا تصنیفات وتالیفات میں مکتوبات لطیفی شاہ کار کا درجہ رکھتی ہے۔

اس میں حضرت نے فقہ وکلام اور تصوف وسلوک کے ڈھیروں مسائل واحکام کو موضوع سخن بنایا ہے۔ اور اپنی نادر تحقیقات ونفیس نکات کا ایک عجب سماں باندھ دیا ہے۔ مسئلہ امتناع کذب باری کہ جسے حریفانِ اہلسنت و جماعت نے چھیڑ کر مسلم الثبوت اسلامی عقائد میں ایک نزاع کھڑا کر دیا تھا۔ آپ نے اپنی علمی شوکت اور خاراشگاف قلم سے اس مسئلے پر ان لوگوں کی اچھی خبر لی ہے۔ اورانہیں چوطرفہ طریقے سے گھیر کر خوب منہ توڑ ودندان شکن جواب دیا ہے۔ بعض مکاتیب خصوصیت کے ساتھ باطل فرقوں کی ردوابطال ہی میں لکھے گئے ہیں۔ کہ جن میں احقاق حق پر پختہ دلائل وبراہین کا انبار ہے۔ اکثر مکاتیب تصوف وسلوک کے موضوع کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ جو درحقیقت بنیادی موضوع سے حق وانصاف کا ناگزیر تقاضا بھی ہے۔ اِن مکاتیب میں اِس فن کے

دقائق واسرار بڑے دلنشیں اسلوب میں واضح کئے گئے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ ''مکتوبات لطفی'' پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

بعض مشہور رفقاء:

''تحریک جَدْوَہْ دررد تحریک نَدْوَہْ'' کے حوالے سے اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا بریلوی، تاج الفحول حضرت علامہ عبدالقادری بدایونی اور حافظ بخاری حضرت علامہ عبدالصمد سہوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ آپ کی قربت ورفاقت اور ہم مجلسی کا ثبوت ملتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جب تحریک ندوہ کی شرانگیزی وفتنہ سامانی حد سے فزوں ہوئی تو ان مذکورۃ الصدر حضرات نے اس کے بالمقابل تحریک جدوہ کی داغ بیل ڈالی اوراس کے پلیٹ فارم سے اصلاح امت وفروغ دین کا کام شروع فرمایا۔ اس مہم کی بھرپور کامیابی کے لئے چونکہ ہم فکروخیال افراد ورجال کی ضرورت تھی اس لئے ان بزرگوں نے ملک بھر کے طول وعرض سے اکابرواعاظم علماء ومشائخ اہلسنت کواس تحریک سے جوڑنا چاہا۔ حضرت لطفی اسی موقع پران حضرات سے قریب ہوئے اور پھر رفتہ رفتہ ان بزرگوں کے درمیان باہمی وابستگی استوار ہوئی۔ ان جلیل القدر ہستیوں کے علاوہ یہ حضرات قدسیہ بھی آپ کے احباب وہم مجلسوں میں تھے۔ حضرت مولانا شاہ امین احمد، حضرت مولانا قاضی عبدالوحید فردوسی، حضرت مولانا قادر بخش سہوانی اور حضرت مولانا شاہ ملیح الدین کبیری سہرامی علیہم الرحمۃ الرضوان۔

عقیدہ ومسلک:

جیسا کہ ابھی ابھی آپ نے پڑھا کہ دیوبندیوں وہابیوں نیچریوں ورافضیوں اوردیگر باطل ٹولیوں نے اتحادویکجہتی کے ساتھ اجتماعی طور پر جب اپنے کھڑانما غیراسلامی عقائدونظریات کی ترویج واشاعت کی خاطر ''تحریک ندوہ'' قائم کی توبروقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی، تاج

الفحول حضرت عبدالقادر بدایونی، حافظ بخاری حضرت علامہ عبدالصمد سہوانی اور تاج المحدثین حضرت مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی وغیرھم سربرآوردگان اہل سنت والجماعت نے بھی ایک دوسری تحریک بنام "تحریک جدوہ" کی بنیاد رکھی۔ تاکہ باطل ٹولیوں وگمراہ فرقوں کی سازشوں و کوششوں کو موت کے گھاٹ اتارا جاسکے۔ تحریک جدوہ میں حضرت لطفیؔ نے بھرپور حصہ لیا اور مشرقی بہار کی نمائندگی کا حق ادا کردیا۔ حضرت لطفیؔ کے اعتقادی ومسلکی خطوط کو واضح ومتعین کرنے کے لئے صرف اور صرف یہی ایک ہمالہ پہاڑ جیسی مثال کافی وافی وشافی ہے۔ تاہم کچھ مدت سے چونکہ بعض کرم فرما حضرات کتابیں چھاپ کر مضامین لکھ کر حضرت لطفیؔ کے عقیدہ و مسلک کے تعلق سے غلط فہمی پھیلانے اور غلط بھرم باندھنے میں خون پسینہ ایک کر رہے ہیں اور خوش فہمی میں مبتلا ہوکر خوب بغلیں بجا رہے ہیں کہ صاحب ہم نے نشانے پر تیر مار دیا! اس لئے اب سخت ضرورت پڑ گئی ہے کہ اس حوالے سے اِن یار لوگوں کی کتاب وقلم کا بھانڈا پھوڑا جائے اور اِن کے گمراہ پروپیگنڈوں کا باضابطہ آپریشن کیا جائے۔ واضح رہے کہ مخالفین ومعاندین اور حاسدین کی یہ حرکت جو حضرت لطفیؔ کے ساتھ ہو رہی ہے کوئی نئی واچنبھے کی بات نہیں ہے۔ اِس طرح کی حرکت کا سلسلہ بہت دراز ہے اور اِس کی تاریخ بھی بہت پرانی ہے۔ صدیوں پیچھے مت جائے اور کہیں دور کے لئے رخت سفر بھی نہ باندھئے۔ یہ لیجئے شہیر عرب وعجم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے ملاقات کیجئے۔ آپ سلطان السلاطین حضرت شاہ اورنگ زیب عالمگیر علیہما الرحمۃ والرضوان کے دور سلطنت کے ٹھیک بعد کے ایک شہرہ آفاق بزرگ اور عالمی شہرت یافتہ مفکر ودانشور ہیں۔ آپ اہلسنت والجماعت کے متفقہ مقتدیٰ وپیشوا تھے اور آپ نے پوری مشقت کے ساتھ سنی تعلیمات و ارشادات کو زبان وتحریر کے ذریعے پھیلانے میں ساری عمر عزیز لگادی تھی۔ یہاں تک کہ اہلسنت والجماعت کے عقائد ونظریات معاشرے میں خوب پھلے پھولے۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ آپ کے وصال مبارک کا زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ مخالفین اہلسنت یعنی انہی دیوبندیوں وہابیوں نے انہیں

دیو بندی و وہابی عقائد کا پیامبر و علمبر دار بتانے کے چکر میں ہر وہ ہتھکنڈہ اپنایا اور ہر وہ اُوچھی حرکت انجام دی کہ کسی شریف و صحتمند آدمی سے جس کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتابوں میں فرضی عبارتیں گھڑی گئیں، نقلی پیراگرافس تحریر کئے گئے، سوانحی کتابوں و مضامین میں مطلب برآری کے لئے جعلی حکایات و واقعات کا فسانہ گڑھا گیا۔ حد تو اس وقت ہوگئی کہ جب (ا) قرۃ العین فی ابطال شہادۃ الحسین (ب) بلاغ المبین (ج) تحفۃ الموحدین، جیسی کئی اور نقلی و جعلی اور فرضی کتابیں حضرت محدث دہلوی کی جانب منسوب کی گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ بالکل ٹھیک اسی طرح کی کچھ گھٹیا حرکت اور شرمناک شازش ایک زمانے سے حضرت لطیفی کے عقیدہ و مسلک کے ساتھ رچی جارہی ہے۔ اس مختصر تحریر میں گنجائش نہیں ورنہ اس سلسلے میں دل کھول کر بھرپور گفتگو کی جاتی۔

اب اس عنوان کے تحت اخیر میں یہی چند کلمات کہہ کر گزر جانا چاہتا ہوں کہ حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی برہانی ابو العلائی علیہ الرحمۃ والرضوان اہلسنت والجماعت جسے آج کی اصطلاح میں ''بریلویت'' کہا جاتا ہے کہ صراط مستقیم پر نہ صرف گامزن بلکہ اس کے بہادر سپاہی اور سرفروش مرد مجاہد تھے۔ چودھویں صدی ہجری میں اعلیٰ حضرت بریلوی، محدث سورتی، تاج الفحول بدایونی، حضور اشرفی کچھوچھوی، حضرت آسی غازیپوری، شیخ الاسلام حیدرآبادی وغیرہم کی ذوات قدسیہ سے عالمی سطح پر اہلسنت والجماعت کی جو پہچان بنی حضرت لطیفی اسی نورانی قطار کے ایک فرد اور اسی زریں سلسلے کی ایک اٹوٹ کڑی ہیں۔ اس مشرقی بہار دیار پر بہار میں آپ ہی کی ہستی باکمال اہلسنت والجماعت کی علامت و شناخت سمجھی گئی ہے۔ اور گم گشتگان منزل نے آپ ہی کے نقش قدم پر چل کر نشان مقصود کو پایا ہے۔ علم عقائد کے مسائل و امور میں مثلاً امتناع کذب باری تعالیٰ، عظمت رسالت، علم غیب نبی، حیات نبی، تصرفات واختیارات مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ندائے یا رسول اللہ، استعانت بغیر اللہ تعالیٰ، مسئلہ حاضر و ناظر وغیرہ وغیرہ متنازع فیہا میں جو کچھ

امام احمد رضا بریلوی نے اپنی تصنیفات وتالیفات میں لکھا اور فرمایا ہے اور جس نظریے وعقیدے کی وضاحت وصراحت کی ہے۔ بالکل اسی طرح حضرت لطفی نے بھی ڈنکے کی چوٹ پر بعینہٖ وبجنسہٖ انہی عقائد وامور کو اپنی تصنیفات وتالیفات میں ثابت وحق فرمایا اور لکھا ہے۔ یقین نہ آئے تو شعرو شاعری کی شاہکار تصنیف ''دیوان لطفی'' عقائد وتصوف پر مبنی کتابیں ''مکتوبات لطفی'' و''رقعات لطفی'' وغیرہ کو دیکھ لیں دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ ہو جائے گا اور جھوٹ وفریب اور دھوکہ وفراڈ کن جراثیم کا نام ہے، پتہ چل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مریض عقلوں کو صحت وتندرستی دے اور جھوٹ کے عادی زبانوں کو حق گوئی کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

ہاں یہاں فرق صرف اتنا ہے کہ اسلاف کرام کے ان متوارث عقائد اسلامی کے ثبوت و تحقیق میں امام احمد رضا بریلوی کے قلم برق بار نے قرآنی اسلوب اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ کو اختیار کیا ہے۔ اور حضرت لطفی کے قلم گل فشاں نے قرآن مقدس ہی کے دوسرے اسلوب وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ کو اپنایا ہے۔ اب اگر کوئی اپنی عادت سے مجبور ہو کر اور اپنے مسلکی آباء واجداد کی روش کے زیر اثر تاویل وتحریف، قطع وبرید اور ہیرا پھیری سے کام لے اور حضرت لطفی کو دیوبندیت ووہابیت کا چولا پہنانا چاہے تو ایسے شخص کی اس ناکام ومضحکہ خیز شرارت پر خدا سے اس کے حق میں دعائے صحت ہی مانگی جاسکتی ہے اور بس!

وصال:

پوری حیات مستعار وطن وبیرون وطن میں دینی وملی خدمات اور تبلیغی واشاعتی کاوشوں نیز علمی وقلمی کارناموں کو انجام دینے کے بعد ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ کو پیام اجل آیا اور آپ جاں جان آفریں کو سپرد کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ ہر سال مذکورہ بالا تاریخ میں بڑے تزک واحتشام کے ساتھ آپ کا عرس پاک منعقد ہوتا ہے۔ جس میں بہار وبنگال اور بنگلہ دیش ونیپال سے کثیر تعداد میں ارادتمندوں کی بھیڑ اکٹھا ہوتی ہے۔

نـــوٹ:۔ قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی قدس سرہ کے تعارف پر مشتمل راقم الحروف کی یہ تحریر شائع شدہ ہے۔اسے ماہنامہ ضیائے صابر ممبئی شمارہ اپریل ۲۰۰۸ء سے نقل کیا گیا ہے۔واضح رہے کہ عنوان ''عقیدہ ومسلک'' اور اس کے تحت ساری گفتگو ہی صرف اضافہ شدہ ہے ورنہ پورا مضمون من وعن اخذ کیا گیا ہے۔یہ جدید عنوان دراصل عزیز القدر حضرت مولانا فردوس عالم مصباحی استاذ دار العلوم آسیانی کٹیہار بہار کی خواہش وفرمائش پر قلمبند ہوا ہے۔

تعارف:

حضرت شاہ خواجہ وحید اصغر علیہ الرحمۃ والرضوان: حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی کے مجموعہ مکاتیب ''مکتوبات لطیفی''میں شروع کے دس گرانقدر مکاتیب آپ ہی کے نام تحریر ہوئے ہیں اور یہ کتابچہ بھی اسی پس منظر میں ترتیب پایا ہے۔ان مکاتیب میں حضرت لطیفی نے اپنی پیاری ومیٹھی اور رس بھری زبان میں آپ کو کہیں جانِ پدر، نور نظر پارۂ جگر اور کہیں نور چشمان پدر، عزیز دانشور ونیک وپسر وغیرہ خطابات والقابات سے یاد کیا ہے۔اس سے جہاں آپ سے حضرت لطیفی کے خصوصی دلی تعلق اور بے پناہ شفقت وچاہت کا اظہار ہوتا ہے وہیں اس امر کا بھی پتہ چلتا ہے کہ کم عمری کے باوجود آپ کے اندر خطوط کی عبارتوں اور متن کے بلند معانی ومفاہیم کی سمجھ کا بھرپور مادہ موجود تھا۔جبھی حضرت لطیفی نے اس طرح کے عالیشان وجلیل البیان مکاتیب آپ کے نام رقم فرمائے حضرت شاہ خواجہ حضرت وحید اصغر حضرت لطیفی کے چھوٹے صاحبزادے اور خانقاہ عالیہ لطیفیہ کے تیسرے صاحب جاہ وجلال سجادہ نشیں تھے۔آپ کی پیدائش سن ہجری ۱۳۱۹ میں ہوئی۔جب باشعور ہوئے تو تعلیم وتربیت کا آغاز ہوا۔بتایا جاتا ہے کہ آپ نے پوری تعلیم والد بزرگوار سے حاصل کی اور شریعت وطریقت کے رہبر ورہنما ہوئے۔زیر نظران دس

مکاتیب کے علاوہ حضرت لطفی نے ایک مستقل رسالہ بنام ''عجالہ نافعہ'' بھی آپ کی تعلیم وتلقین کی خاطر سپرد قلم فرمایا تھا یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ والد بزرگوار حضرت لطفی کو اپنے فرزند ارجمند حضرت خواجہ صاحب کی تعلیم وتربیت اور اصلاح وہدایت کی بہت فکر تھی اور آپ بڑے ولولہ وشوق سے حضرت خواجہ صاحب کی پرورش وپرداخت فرمارہے تھے۔

بیعت وخلافت:

آپ ابھی اپنی عمر طبعی کے چودھویں بہار ہی کو دیکھ سکے تھے کہ حضرت لطفی نے آپ کی بیعت کی اور پھر کچھ ماہ بعد اجازت وخلافت کا سہرا بھی آپ کے سر رکھا۔ اس طرح عمر کی قلیل مدت میں ہی آپ صوفی صافی اور ذی استعداد وباکمال بن چکے تھے۔ یہ بس خدارسیدہ وبندۂ برگزیدہ حضرت لطفی کی نگاہ کیمیا اثر وخصوصی التفات کا نتیجہ تھا۔ تاہم باں فضل وکمال بہ نیت تبرک وحصول فیض کی غرض سے آپ سراج السالکین زبدۃ العارفین حضرت سید شاہ خواجہ حمید الدین ابوالعلائی پنجم سجادہ نشیں خانقاہ عشق پٹنہ کے بھی دست گرفتہ ہوئے اور اس شرط پر خلافت کی نعمت سے بھی بہرور ہوئے کہ شجرۂ بیعت کے اندر مرید طریقت کے مقام تذکرہ میں والد بزرگوار حضرت لطفی کا نام مبارک ہوگا۔ چنانچہ روز اول سے لے کر دم آخر تک شجرۂ بیعت میں یہی معمول برقرار رہا۔

شادی اور اولاد امجاد:

آپ کے رشتہ ازدواج سے تین بنات حوا وابستہ ہوئیں اور یہ اس طرح کہ جب آپ نے پہلی شادی بروا اسٹیٹ ضلع مالدہ بنگال میں فرمائی تو زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ پہلی بیوی کا انتقال ہوگیا۔ پھر آپ نے قریہ ہبڈانگ علاقہ بائسی ضلع پورنیہ میں دوسرا عقد فرمایا۔ جب یہ دوسری منکوحہ بھی چل بسیں تو آپ کی تیسری شادی چکلا نزد بائسی ضلع پورنیہ میں ہوئی۔ حبالۂ عقد میں آئیں جملہ دختران حوا سے تاوقت تحریر آپ کی سات اولادیں بقید حیات اور نظام شب وروز کے

زلف برہم کی مشاطگی میں مصروف عمل ہیں۔ چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ صاحبزادگان والاشان کے اسماء حسب ترتیب یہ ہیں (۱) حضرت مولانا شاہ خواجہ شمس العالم نعیمی لطیفی (۲) حضرت شاہ فرہاد عالم لطیفی (۳) حضرت مولانا شاہ خواجہ نور عالم نعیمی لطیفی (۴) حضرت مولانا شاہ خواجہ نیر عالم لطیفی۔

خدمات وکارنامے:

خدمات دینی کے حوالے سے قلمی وتحریری سطح پر گوکہ آپ کی مساعی موجود نہیں ہیں لیکن تبلیغی دوروں اور دعوتی واشاعتی گشت نیز وعظ وتلقین کی نجی مجالس اور صحبت وہم نشینی کی تاثیر کے ذریعے حضرت خواجہ صاحب نے اس دور افتادہ وناہموار دیار بہار وبنگال میں جو خدمات وکارنامے انجام دیے ہیں۔ یہ کسی خوش گوار انقلاب سے کسی طور پر کم نہیں ہیں۔ آج جبکہ آپ کے وصال مبارک کے پچیس برس پورے ہو گئے نظریں اٹھا کر جب اس خطے کے طول وعرض کا جائزہ لیا جاتا ہے تو حیرت واستعجاب اپنے جوبن پر دکھائی دیتا ہے اور انسان تحسین وآفریں کہے بغیر نہیں رہ پاتا ہے۔ کٹیہار، پورنیہ، کشن گنج، اررریہ، مالدہ، دیناجپور اور حالیہ بنگلہ دیش کے شہروں وقصبوں اور سینکڑوں گاؤں میں آپ کے ساتھ آٹھ لاکھ مریدین، بے شمار قائم کردہ خانقاہیں ومسجدیں، ان گنت یادگار چھوٹے بڑے مدارس ومکاتب یہ وہ نقوش ونشانات ہیں کہ جو آپ کی وسیع وہمہ گیر خدمات دینی وکاوشات ملی کے خطبے پڑھ رہے ہیں۔

آپ نے اس زمین شور اور بنجر دھرتی پر جس طرح اپنے پاکیزہ کردار وعمل اور صالح اقدار وروایات کی لہلہاتی فصل اگائی اور بے دینی وبدعقیدگی، بے راہ روی وآزاد خیالی، اخلاقی گراوٹ وذہنی پستی جیسے تمام مذہبی وسماجی ونفسیاتی امراض کی شکار آبادی کو رفتہ رفتہ دین وسنیت، صالح اخلاق وآداب، پاکیزہ افکار وخیالات کا نمونہ بنایا۔ یہ بس آپ ہی کا حصہ ہے۔ راقم الحروف کا اپنا مشاہدہ ہے کہ آپ کی بیل گاڑی ہوتی تھی اور بہار وبنگال کا لق ودق میدان ہوتا

تھا۔ رات دن تبلیغی و دعوتی دورہ کرنا، بیعت وارادت سے، صحبت وہم نشینی سے، چشمان ولایت کی تاثیر سے اصلاح حال، ہدایت ورہنمائی، رہبری وپیشوائی کے فرائض انجام دینا آپ کا مقصد حیات ودستور زندگی تھا۔

خصائل وعادات:

آپ ''جمع مت کراور طمع مت کر'' کے فارمولے پر ہمیشہ کا بند رہے۔ مریدوں کے ہاں پہنچتے نذرونیاز سے کوئی غرض نہ ہوتی۔ جو دیتا خوشی سے قبول کرتے بعدۃ کچھ اپنے مصرف میں رکھتے اور باقی ضرور تمندوں میں تقسیم فرمادیتے۔ خاطر وتواضع اور خورد ونوش کی تکلفات سے بے نیاز رہتے، لباس وپوشاک، رہن سہن میں کہیں بھی کسی ریا وتصنع کی بو نہ پائی جاتی، بڑے ہی با اخلاق وملنساراور دوست نواز تھے، قناعت وتوکل پسندی میراث میں ملی تھی، صبر ورضا گھٹی میں پڑی تھی، دنیاداری ودنیاوی خواہشوں سے بیزار رہتے، ہمہ وقت ذکر خدا وذکر رسول میں کھوئے رہنا اور خدمت خلق وحاجت روائی کے جذبے سے سرشار نظر آنا آپ کا امتیازی وصف تھا۔

عقیدہ ومسلک:

اہلسنت والجماعت جسے عرف عام میں ''بریلویت'' کہاجاتا ہے اور عالم اسلام میں جس کی غالب اکثریت ہے۔ آپ اسی بریلوی عقیدہ مسلک کے سچے ترجمان وعلمبردار تھے۔ بلکہ کہا جائے تو آپ ایسے مرد مجاہد تھے کہ جو عقیدہ ونظریہ کو لے کر کبھی اور کہیں بھی سرخم نہیں کرتا اور اس تعلق سے ہر موڑ ومنزل پر سر دھڑ کی بازی لگانے کا عزم مصمم رکھتا ہے۔ جن حضرات نے آپ کو دیکھا ہے اور قربت وصحبت کا شرف حاصل کیا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ عقیدہ وفکر میں کس قدر رسوخ و تصلب رکھتے تھے۔ دارالعلوم لطیفی ومولوی عابد حسین کا قضیہ ہویا پھر گھر سے لے کر بیرون علاقہ

جات میں دیوبندیوں وہابیوں کے شر و فساد کا معاملہ، ہر موقع اور ہر گام پر حضرت خواجہ وحید اصغر جیسے سر بکف جیالے نے اپنے اعوان وانصار کے ساتھ پیش قدمی فرما کر ہمیشہ باطل فرقوں کی شرارتوں و فتنوں کی سرکوبی فرمائی ہے اور عقائد اہلسنت والجماعت کا دفاع کیا ہے۔

اس عنوان کے رخ سے ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس عہد میں جبکہ آپ کی خانقاہ لطیفیہ کے بعض افراد عمداً دیوبندی درسگاہوں کا رخ کر رہے تھے اور وہاں سے تعلیم پا کر خانقاہ مقدسہ کی فضا کو مسموم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے تھے۔ ایسے رُستا خیز ماحول اور نازک حالات میں آپ نے عقائد ونظریات کے حوالے سے خانقاہ عالیہ لطیفیہ کے قبلہ وکعبہ کو حقیقی سمت سے سرمو انحراف کرنے نہ دیا۔ اور بڑی زیرکی ودانائی کے ساتھ ماحول وحالات کے زیر و بم کا مقابلہ کیا۔ ایسے عالم میں آپ نے نہ صرف اپنے صاحبزادگان بلکہ برادر زادگان اور پوتوں ونواسوں تک کو بڑی حکمت وتدبر کے ساتھ سنی تعلیمی مراکز ودرسگاہوں کی جانب روانہ کیا اور آنے والے سیلاب بلاخیز کے بالمقابل مستحکم بندھ باندھا۔ بڑے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ خواجہ شمس العالم اور منجھلے بھتیجے حضرت مولانا شاہ چراغ عالم کو جامعہ لطیفیہ بحر العلوم شہر کٹیہار کے اندر ملک العلماء حضرت سید شاہ ظفر الدین رضوی قادری، مجاہد سنیت حضرت علامہ یوسف عظیم آبادی اور فخر المحدثین حضرت شاہ عبد المنان چشتی کے قدموں میں ڈالا جبکہ چھوٹے صاحبزادگان میں حضرت مولانا خواجہ نور عالم وحضرت مولانا حواجہ نیر عالم صاحبان کو جامعہ نعیمیہ شہر مراد آباد کے اندر حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ حضرت علامہ مولانا طریق اللہ کی بارگاہ عالی میں بھیجا۔ اس طرح خانقاہ کے اندر سنیت کی شان وشوکت میں اضافہ ہوا اور خوش عقیدگی کا غلبہ ہو کر رہا۔

وصال: ستاسی سال کی طویل عمر پا کر ۲۷ رشعبان المعظم ۱۴۱۷ھ بروز بدھ صبح ۹ بجکر ۱۵ ر منٹ پر آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور ایک عالم افسردہ وغمناک ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نامور باپ کے خطوط
نامور باپ
کے خطوط
دیدہ ور
بیٹے کے نام
25

دنیا آخرت کی کھیتی کی جگہ ہے

مکتوب اول:

جان پدر خواجہ وحید اصغر مَدَّعُمُرُکَ فِیْ طَاعَةِ رَبِّکَ الْاَکْبَرْ خیر اندیش کی طرف سے دعائے خیر حاصل کرو۔ عقل ودانائی کی راہ سے خوب معلوم ہو کہ دنیا آخرت کی کھیتی کی جگہ ہے۔ جو سامان آخرت کیا، نیک بختی میں سبقت لے گیا، اور جو فکر دنیا میں مرا، اپنی جان وتن کو نار دوزخ کے حوالے کیا۔ ہاں ہاں! اگر تم دانشمند ہو تو ہوش کرو۔ اور آج کا کام کل پر مت ٹال والدعاء وبس۔

گم کرنا وگم ہونا تفرید ہے

مکتوب دوم:

نور نظر خواجہ وحید اصغر نَوَّرَ قَلْبَکَ اللّٰہُ الْاَکْبَرْ۔ مرادیابی کی دعا کے بعد خوب معلوم ہو کہ بزرگوں نے فرمایا ہے: اَلتَّوْحِیْدُ غَرِیْمٌ لَا یُقْضٰی دَیْنُہٗ یعنی توحید ایسا قرض خواہ ہے کہ جس کا قرض کسی قرض دار سے ادا نہیں ہو سکتا۔ ہاں! ذکر کردہ توحید سے مراد توحید حالی ہے۔ توحید حالی کی مطلب یہ ہے کہ بندہ سالک قطرہ کی طرح نور الٰہی کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں اس طرح گم ہو جائے کہ اس کو اپنی ہستی کا کچھ پتا نہ رہے اور نہ ہی دوسرے کے جود کی کوئی خبر! جیسا کہ کہا گیا ہے:

تو درو گم شد کہ توحید ایں بود
گم شدن گم کن کہ تفرید این بود

ترجمہ: ''تو اس میں گم ہو جا کہ توحید یہی ہے گم کرنا گم ہونا کہ تفرید یہی ہے''۔

ہاں! یہ ایک ایسی حالت ہے کہ جو سالک کو ایک آن یا تھوڑی ساعت سے زیادہ نصیب نہیں ہوتی۔ لیکن وہ توحید جو ہر فرد بشر کے لئے ضروری ہے۔ یعنی جو ظاہری شرک سے بچنے کا سبب

اور کفر سے امان کا سامان اور نار جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔ وہ توحید شرعی ہے۔ بندہ کو مضبوط اعتقاد کے ساتھ اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ معبود برحق اور خالص بندگی کا سزاوار اس ایک سے زیادہ نہیں۔ وہی ہر طاقتور کو طاقت دینے والا اور اختیارات وقدرت عطا کرنے والا ہے۔ وہی تمام جہاں کا پروردگار ہے۔ اس کے حکم کے بغیر نہ یہ ہے نہ وہ ہے۔ یہی توحید ظاہر ایمان کا موجب ہے۔ لہذا جو اس توحید ہی سے بے خبر ہے وہ کفار اور دوزخیوں کے گروہ سے ہے۔ اللہ جل مجدہ تمہیں اس چیز کی توفیق دے جسے وہ دوست رکھتا ہے اور جس چیز سے وہ راضی ہے والدعا وبس۔

شریعت کا نتیجہ آداب کی بجا آوری ہے

مکتوب سوم:

پارۂ جگر خواجہ وحید اصغر عَلَّمَکَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ وَالْكِتَابَ الْاَكْبَرَ.

خیر خواہ کی طرف سے

خوش نصیبی اور ترقی درجات کی دعا پیش نگاہ ہو۔ بعدہ پوشیدہ نہ رہے کہ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اَلتَّوْحِیْدُ یُوْجِبُ الْاِیْمَانَ یعنی توحید ایمان کو واجب کرتی ہے۔ فَمَنْ لَا اِیْمَانَ لَهٗ لَا تَوْحِیْدَ لَهٗ تو جسے ایمان حاصل نہیں ہے اسے توحید حاصل نہیں ہے۔ وَالْاِیْمَانُ یُوْجِبُ الشَّرِیْعَةَ یعنی ایمان شریعت کو واجب کرتا ہے مَنْ لَا شَرِیْعَةَ لَهٗ لَا تَوْحِیْدَ لَهٗ۔ تو جس کو شریعت حاصل نہیں ہے، اس کا ایمان ہے نہ توحید۔ وَالشَّرِیْعَةُ یُوْجِبُ الْاَدَبَ اور شریعت ادب کو واجب کرتی ہے فَمَنْ لَا اَدَبَ لَهٗ لَا شَرِیْعَةَ لَهٗ وَلَا اِیْمَانَ لَهٗ وَلَا تَوْحِیْدَ لَهٗ یعنی جس کو ادب حاصل نہیں ہے۔ شریعت پر نہ اس کا عمل ہے اور نہ ہی وہ ایمان سے بہرمند ہے اور نہ ہی توحید کا اس سے کوئی سروکار ہے۔ معلوم ہو کہ توحید کا حاصل خدا اور رسول پر ایمان لانا ہے۔ تو جو اہل ایمان نہیں ہے وہ اہل توحید نہیں ہے اور ایمان کا حاصل احکام شریعت پر عمل کرنا ہے۔ تو جو احکام شریعت پر عمل

پیرانہیں ہے۔صاحب ایمان اور اہل توحید نہیں ہے۔شریعت کا حاصل آداب کی بجا آوری ہے تو جو شریعت کے آداب کی بجا آوری سے غافل ہے۔شریعت وایمان اور توحید سے بیگانہ ہے۔ہاں! اس سے قبل ایک مکتوب کی معرفت توحید کا معنی جان گئے ہوگے۔اب ایمان وشریعت اور آداب کے مطالب خوب پہنچانو۔ایمان کا مفہوم خدائے رحمان اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایسی گرویدگی ورغبت پیش کرنی ہے کہ ان دونوں جناب کی محبت وبندگی میں تم سے کسی طرح کی کوئی کمی واقع نہ ہوئی ہو۔شریعت کا مفہوم باری تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر ونواہی کے مقرر کردہ مجموعہ قوانین کا نام ہے۔ہاں! آداب کا خلاصہ اور مفہوم تین طرح کے حقوق کی ادائیگی ہے کہ ان حقوق کا جاننے والا یگانہ اور ان سے بےخبر بیگانہ ہے۔ہاں اچھی طرح جان لو کہ سب سے پہلا حق، رب العالمین کا حق ہے کہ جس قدر تم سے ہو سکے اس مالک دوجہاں کی عبادت و اطاعت میں جان ودل سے تم حاضر رہو۔اور دوسرا حق مخلوق کا ہے کہ جس قدر تم سے ہو سکے ہر چیز اور ہر آدمی کی محبت وعزت اس کے مرتبہ کے موافق کیا کرو اور حفظ شریعت کی رعایت کے ساتھ ہر شئی اور ہر شخص کو تم نفع پہنچاؤ۔تیسرا حق اپنے نفس کا حق ہے کہ بدی اور برائیوں کے ارتکاب سے اسے ہلاک نہ کرو اور نیکی وفضیلت حاصل کر کے ہمیشہ نجات اور اس کے درجات کے راستے میں اسے مشغول رکھو۔والدعا وبس۔

ایمان خوف وامید کا ثمرہ ہے

مکتوب چہارم:

نورچشمان پدرخواجہ وحید اصغرتم کو باقی رکھے اللہ اکبر طالب خیر کی طرف سے دعائے خیر معلوم کرواوراس کے بعد خوب جان لو کہ بزرگوں نے کہا ہے کہ اَلْاِیْمَانَ نَتِیْجَۃُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی خدائے تعالیٰ پر ایمان لانا امید وخوف کا ثمرہ ونتیجہ ہے۔ سچ ہے کہ جب تک بندہ کے دل میں خوف وامید باہم جڑواں پیدا نہ ہوں اس کے دل میں ایمان کا پھل پیدا نہ ہوگا۔ اور پوشیدہ نہ رہے کہ خوف کی تفسیر میں ایسا بیان وارد ہوا ہے کہ اگر مثلاً جن وانس کے تمام افراد اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت سے آراستہ ہوں۔ اور اس وصف کے باوجود اسے اطلاع ملے کہ ان دونوں قسموں میں سے ہر فرد کو جنت عطا کی جائے گی مگر ان میں سے ایک فرد کو دوزخ میں ڈالا جائے گا البتہ وہ شخص متعین ہرگز بے خوف نہ ہو اور نہ ہی یہ گمان لے جائے کہ اس کو اس امر واقعہ سے کوئی خوف واندیشہ نہیں ہے۔ چونکہ اس وصف سے وہ تنہا آراستہ وپیراستہ ہے۔ بلکہ ہر دم وہ خائف ولرزاں رہے کہ کہیں تنہا اس کو تو سزا کا مستحق قرار نہیں دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ اسی کی بارگاہ لاپرواہ ہے اور تمامی سے بلند ہے۔ جل جلالہ اور رجا کے بیان میں اس ماجرا کے برعکس خبر وارد ہوئی ہے۔ فتامل ہاں اچھی طرح جان لو کہ خوف کو رجا پر غالب اور اوپر رکھنا چاہئے۔ چونکہ اہل عرب اس کو مذکر کہتے ہیں جو کہ نَر کی جگہ میں ہے اور رجا کو مونث کہتے ہیں جو کہ مادہ کی جگہ میں ہے۔ واضح رہے کہ بوقت ہمبستری نر مادہ کے قد کے اوپر نہ ہو تو نطفہ قرار نہیں پاتا اور نہ بچہ پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

آل رسول سے محبت واحترام

مکتوب پنجم:

عزیز دانشور خواجہ وحید اصغر تاج بزرگی بر سر حصول علم و معرفت کی دعا کے بعد تمہیں معلوم ہو کہ بے پناہ نعمتوں و نوازشوں کے تقاضے کے مطابق رب تبارک وتعالیٰ کی بے پایاں محبت کو دل میں جگہ دینا چاہئے اور اس جلّ جلالہٗ و عمّ نوالہٗ کی عبادت و بندگی میں ہمیشہ سر رکھنا چاہئے۔ اس جلیل الشان کی عبادت و محبت کے تقاضے کے موافق حبیب کبریا کی محبت کو دل و جان سے اختیار کرنا چاہئے اور اس وجہ کن فکاں کی اطاعت میں سر کے بل دوڑنا چاہئے۔ اسی طرح اس حبیب منیب کی محبت کے مقتضیٰ کے مطابق آپ کی آل واصحاب کی محبت کو سچائی وراستی اور خلوص و بے لوثی کے ساتھ اختیار کرنا چاہئے۔ اچھی طرح علم ہو جائے کہ اس سید الانبیاء کی اولاد کی تین قسمیں ہیں۔ ایک محض صوری اور وہ یہ ہے کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مقدس کی جانب ان حضرات کا انتساب ہو اور وہ علم و معرفت کے کمالات سے آراستہ نہ ہوں۔ دوسرے محض معنوی اور وہ یہ ہے کہ صرف اخلاص عمل اور علم و معرفت کی صفت کمال سے متصف ہوں اور بس ہاں! تیسری قسم سرور دو جہاں مالک کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین اولاد ہیں اور یہی حضرات سادات زمانہ ہیں۔ چونکہ یہ پاک جانیں حسب کی لیاقت اور نسب کی شرافت یعنی کسب و عمل کے خلوص اور علم و معرفت کی فضیلت میں شہنشاہ عرب و عجم سے رشتہ رکھتے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جو حضرات مقدسہ علم و معرفت کے زیور سے آراستہ نہ ہو سکے وہ فقط آل صوری ہیں اور آیت منسوخہ کے مثل ہیں۔ چنانچہ اگر ان نفوس سے خلاف شان کوئی برائی صادر ہو تو ایسے موقع پر کسب شدہ برائی سے نظر پھیر لی جائے گی۔ چونکہ ان حضرات کی عزت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب و منظور ہے۔ ہاں ہاں آل کی دوسری قسم کے لئے سچائی و محبت اور جذبہ ایثار کے ساتھ ساتھ ان کی عزت و وقار کی بجا آوری ضروری کام ہے۔ کیونکہ بارگاہ خداوندی کی مقبولیت کے لئے یہی مدار ہے۔ فتدبر والدعا و بس۔

مخلوق سے تکلیف پہنچے تو رنجیدہ نہ ہو

مکتوب ششم:

نیک و پسرُ خواجہ وحید اصغر، علم و عمل، معرفت و ہنر تجھے نصیب ہو۔ اس بندۂ عاجز سے دعائے نیک اور ملاقات کی آرزو کے بعد آگاہ رہو اور خوب پہچانو کہ تقدیر کے حکم سے کسی شخص کو چارۂ کار نہیں ہے۔ اس لئے بندہ کو تکلیف و آرام کی ہر حالت میں راضی رہنا چاہئے اور مرض و صحت کی ہر صورت میں عبادت و بندگی کی خاطر سر لگا رہے۔ کسی کی تکلیف رسانی اور کام کی وجہ سے رنجیدہ و غم زدہ نہیں ہونا چاہئے اور اگر تمہیں مخلوق سے کوئی تکلیف پہنچے تو اسے خداوند تعالیٰ کی طرف سے جاننا چاہئے کیا ہی اچھا اور درست ارشاد ہے۔

گر گزندت رَسَدُ زِ خلق مرنج　　که نه راحت رسد ز خلق نه رنج

از خدا داں خلاف دشمن و دوست　　که دل ہر دو در تصرف اُوست

ترجمہ: اگر مخلوق سے تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو رنجیدہ مت ہو، کیونکہ نہ مخلوق سے آرام پہنچتا ہے نہ تکلیف۔ خداوند تعالیٰ کی طرف سے دشمن و دوست کا اختلاف تو جان کیونکہ دونوں کے دل اسی کے تصرف میں ہیں۔" بس خبردار رہو اور حق کو پہچانو۔ والدعا وبس

بڑائی اللہ تعالیٰ کی شان کو زیبا ہے

مکتوب ہفتم:

ولید دیدہ ور خواجہ وحید اصغر اکرمک ربک بکرمة العلم والصحیح النظر بہ جان و دل ملاقات کے آرزومند سے صاحب تسلیم و رضا کی دعا تجھے پہنچے بعدہ پوشیدہ نہ رہے کہ کمترین بندہ سے تکبر و بڑائی کی صفت بے انتہا بری ہے بلکہ سخت جان لیوا ہے اور یہ خبر صحیح کی روشنی میں خوب نوع جن و انس میں سے کسی فرد کے دل میں ایک ساتھ ایمان و تکبر یکجا نہیں ہو سکتے اور یہ

بھی کہ کوئی تکبر کی لت میں مبتلا رہ کر آخرت کے عذاب سے امان نہیں پا سکتا۔ ہاں ہاں! بڑائی و تکبر اللہ تبارک و تعالٰی کا خاصہ ہے۔

مراو را رسد کبریا و منی
کہ ملکش قدیمست و ذاتش غنی

ترجمہ: ''تکبر و بڑائی اسی کو لائق ہے۔ کیونکہ اس کا ملک قدیم اور اس کی ذات بے نیاز ہے۔''

ہاں ہاں! اپنے کو حقیر و ناچیز اور فقیر جاننا بندہ و بندگی کا لازمہ ہے۔

بندگی و حق پرستی کچھ نہ ہونا ہے نیاز
کچھ نہ ہونے کے سوا اور حق پرستی کچھ نہیں

تو جو بندہ کہ تکبر و بڑائی کی صفت سے آراستہ ہوتا ہے وہی خدائے تعالٰی سے مشارکت کے دعوے کی ڈینگ مارتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالٰی۔

جملہ مرد و زن کی تین قسمیں ہیں

مکتوب ہشتم:

فرخندہ پسر خواجہ وحید اصغر قبائے سعادت بر سر۔ اس عاجز کی طرف سے قوت و توانائی کی دعا کے بعد تم اچھی طرح جان لو کہ خدائے قدیر و قدیم کی تخلیق تقدیر اور روز ازل کے سرنوشت کے اعتبار سے بنی نوع انسان کے جملہ مرد و زن کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم اصحاب شمال ہے۔ یہ لوگ بد بخت و غضب الٰہی کے مظاہر اور خالص گمراہ ہیں۔ اور ان لوگوں کی بھی دو جماعتیں ہیں۔ ایک کافروں کی ہے۔ جو ظاہر و باطن ہر طرح سے توحید کے منکر اور معبود مجید کی معبودیت و یکتائی کے انکاری و مشرک اور سید الکونین نبی الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے جھٹلانے والے و احکام دین کے چھوڑنے والے اور ابلیس لعین کی راہ چلنے والے و مومنوں کے دشمن ہیں۔ دوسری جماعت

منافقوں کی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو محض دنیاوی اغراض کی خاطر ظاہر زبان سے ایمان کو ظاہر کرنے والے اور ارکان کو بجالانے والے ہیں۔ جبکہ دل باطن سے ایمان وارکان کو جھٹلانے والے ہیں۔ ہر چند دونوں جماعت کو دوزخ کے دائمی عذاب میں گرفتار کیا جائے گا۔ لیکن اس دوسری جماعت کے عذاب میں زیادتی کی جائے گی۔ اس طرح کہ ان لوگوں کو طبقات جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ٹھہرایا جائے گا۔ دوسری قسم اصحاب یمین ہے، یہ لوگ نیک بخت ورحمت الٰہی کے مظاہر وصاحب دین وایمان ہیں۔ ہاں یہ لوگ تین گروہ میں ہیں۔ گروہ اول اصحاب فضل ہیں کہ جو شعور کے بیدار ہونے سے دم مرگ تک گناہ کبیرہ اور برائیوں کے جرم سے محفوظ رہ کر ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخت سفر باندھے اور سعادت میں سبقت لے گئے۔ گروہ دوم ارباب توبہ کا ہے۔ یہ لوگ نادانی سے اگرچہ کبھی گناہ کبیرہ کا ارتکاب کئے اور شرمندگی وافسوس کا سامان بنے۔ لیکن موت سے پہلے شرمندہ ہو کر ندامت کے فضل اور اخلاص توبہ سے جا ملے۔ اور سلامتی ایمان کے ساتھ اس دنیا سے روانہ ہوئے۔ یقیناً یہی دونوں جماعت اول مرحلے ہی میں دخول جنت سے شادکام ہوگی اور لقائے معبود کے حسن سے لذت وسرور میں روز افزوں ترقی دی جائے گی اور تیسری جماعت صاحبان عدل کی ہے کہ یہ لوگ ایمان کو سلامت رکھ کر اکثر عمر کو گناہ کبیرہ کے ارتکاب میں اور خلوص دل سے توبہ نہ کرنے میں گزارے ہوں اور آخر کار دولت ایمان کے ساتھ سفر آخرت کئے ہوں۔ ہاں! ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ کچھ دنوں دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں اور آخر کار داخل جنت ہوں۔ ہاں ہاں! تیسری جماعت سابقین ومقربین کی ہے۔ یہ حضرات بھی دو طرح کے ہیں۔ اول محبان کہ یہ لوگ کثرت مجاہدہ وریاضت شاقہ کے بعد شرف قربت سے مشرف ہوئے ہوں۔ اور شربت دیدار نوش کئے ہوں۔ دوم جماعت محبوبوں کی ہے کہ اس خالق جان کی کشش کے تقاضے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقرب ہوئے ہوں اور اس کے بعد شکر ادا کرنے کے خیال سے شدت مجاہدہ کا خوگر ہوئے ہوں۔ پس غور کرو الدعا وبس۔

علمائے اسلام میں برگزیدہ مخلوق پانچ قسم پر ہے

مکتوب نہم:

صدیقی ومرتضوی گوہر خواجہ وحید اصغر شرفک اللہ تعالیٰ باخلاق جدک الامجد والاکبر۔ اس افسردہ دل سے دائمی سعادت واقبال کی دعا کے بعد تجھے معلوم ہو کہ مقصد کے حاصل کرنے اور مقام کے تفاوت کے اعتبار سے فی الجملہ علمائے اسلام میں برگزیدہ نفوس پانچ قسم پر ہیں۔ پہلی قسم کے افراد عربی زبان کے محاوروں سے واقف ہیں اور یہ حضرات صرف ونحو، لغت ومعانی، بیان وبدیع کے قوانین وضوابط کو یاد کر کے عربی عبارتوں کو پڑھتے ہیں اور انہیں اس مرتبہ کے حصول سے علم حدیث کے مطلب سمجھنے کی لیاقت وقابلیت پیدا ہوتی ہے۔ اور علم حدیث کے دلالۃُ النص و اقتضاءُ النص و اشارۃُ النص و عبارۃُ النص کی تحصیل کی طرف کامل توجہ آتی ہے۔ پھر دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں کہ بعد علم ناسخ ومنسوخ کی تحقیق اور راویوں کے اوصاف واحوال اور حدیثی اصول کو جان کر حدیث کے مطالب کو جانتے ہیں۔ اس طرح انہیں مندرجہ بالا علوم کے حصول سے قرآن مجید کی تفسیر کے سمجھنے کی لیاقت وصلاحیت بہم پہنچتی ہے۔ اور ان لوگوں کو قرآن مجید کے مفہومات ومدلولات کے اقسام کی طرف خوب توجہ رہتی ہے۔ پھر تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو بعد اس کی سورتوں کی شانِ نزول اور قوانین تفسیر کو جان کر بحسب طاقت بشری اللہ تبارک وتعالیٰ کی مراد کو جاننے میں ممتاز ہیں۔ انہیں اسی لیاقت وقابلیت کی وجہ سے فقہ کے مسائل کے سمجھنے کی صلاحیت اور احکام کے استنباط کی استعداد، احادیث وآثار اور آیات قرآن سے حاصل ہوتی ہے۔ اور ان حضرات قدسیہ کو اس سمجھ واستعداد کی قابلیت کی تحصیل کی طرف کافی توجہ ضروری ہے۔ پھر چوتھی قسم کے لوگ وہ ہیں کہ اس کے بعد عموم وخصوص، مشترک ومؤول، حقیقت ومجاز، صریح وکنایہ، ظہور ونصوص، مفسر ومحکم، خفی ومشکل مجمل ومشابہ، اشارۃ النص وعبارۃ النص

دلالۃ النص و اقتضاء النص وغیرہ کے اُصول، فقہ کے قوانین کو جان کر فقہ دانی کا ملکہ اور احادیث و آثار اور قرآن پاک کے معانی کے احکام کی معرفت پیدا کر کے اخلاص عمل اور مجاہدہ میں عوام سے سبقت لے جا کر قرآن مجید اور حدیث شریف کی تاویلات اور باطنی معنٰی کے سمجھنے کی قابلیت حاصل کر کے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ کا مصداق ہوتے ہیں تو پانچویں قسم کے لوگ صوفیوں کے نام سے موسوم ہیں۔ اور چوتھی قسم کے لوگوں کو فقیہ کہتے ہیں اور تیسری قسم کے لوگوں کو مُفَسِّرْ کہتے ہیں اور دوسری قسم کے لوگوں کو مُحَدِّث کہتے ہیں۔ اور پہلی قسم کے لوگوں کو اُصُولِیّیْن کہتے ہیں تو غور کرو اور علم و اخلاص کے حصول میں چستی دکھاؤ والدعا وبس۔

علماء راسخین کے علم کی دو قسم ہے

مکتوب دہم:

ولد نامور خواجہ وحید اصغر خدائے تعالیٰ تجھے بشری کمالات سے مالا مال کرے یہ حسرت زدہ بندہ تجھے کمالات دین کے حصول کی دعا دے رہا ہے۔ اس کے بعد یہ امر پوشیدہ نہ رہے کہ علماء راسخین کو جو علوم دئے گئے ہیں۔ بلاشبہ ان کی بنیاد دو قسم پر رکھی گئی ہے۔ ایک وہ جو کسب و تحصیل سے ہاتھ آیا ہو۔ دوسرا یہ ہے کہ اسی علم محصل کے مقتضا سے خداوند تعالیٰ کی رضا کے لئے اخلاص عمل کے بعد غیب کے فیضان اور مبدأ فیاض کی عنایت سے حاصل ہوا ہو۔ جیسا کہ خبر صحیح میں وارد ہوا ہے۔ مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللّٰهُ عِلْمَ مَالَمْ يَعْلَمْ یعنی جو اپنے علم کے موجب پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس علم کا وارث بناتا ہے کہ جسے وہ نہیں جانتا ہے۔ ہاں! اول علم کو علم دراست اور دوم کو وراثت کہتے ہیں۔ تو تم غرور میں نہ پڑو اور نہ یہ کہو کہ یہی محصلین اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اخلاص عمل کے بغیر العلماء ورثة الانبياء کے مصداق ہیں۔ نانا! بلکہ جو راسخین کے دونوں طرح کے علوم سے آراستہ و مزین ہوئے ہوں اور تزکیۂ باطن سے مشرف ہوئے ہوں اور مخلوق سے خالق کی طرف متوجہ ہوئے ہوں۔ یقیناً وہی لوگ انبیا کے وارث دین کے مشائخ اور مسلمانوں کے پیشوا اور حق الیقین کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ واللہ وبس ودیگر ہوس۔ وفقک الله تعالیٰ بما یحبه و یرضیٰ۔

حفیظ ملت اکیڈمی کا قیام و تشکیل

خانقاہ عالیہ لطیفیہ رحمٰن پور تکیہ شریف، بارسوئی ضلع کٹیہار بہار کے زیر اہتمام ''حفیظ ملت اکیڈمی''، جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی (۱۲۷۲ھ/۱۳۴۰ھ) کے مخلص معاصر و رفیق کار یعنی صاحب تصانیف جلیلہ قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی ابوالعلائی قدس سرہٗ العزیز (۱۲۴۵ھ/۱۳۳۳ھ) کے نام نامی اسم گرامی سے معنون و منسوب ہے۔ یہ گزشتہ تقریباً پانچ برس سے بغیر کسی پبلسٹی وتشہیر کے بڑی خاموشی ویکسوئی کے ساتھ طباعتی و اشاعتی عمل کو انجام دیتا آ رہا ہے۔ اس کے ماتحت اب تک مستقل دو کتاب اور ایک مجلہ شائع ہو کر منظر عام پر آ چکے ہیں اور عوام وخواص میں خاصی پذیرائی ومقبولیت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ واضح ہو کہ یہ ایک خالص طباعتی واشاعتی ادارہ اور اس کے اغراض ومقاصد میں مندرجہ ذیل امور ونکات ترجیحات میں شامل ہیں۔

(ا) حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی اور آستانہ عالیہ لطیفیہ کے دیگر مشائخ وصوفیا کی حیات وخدمات پر علمی وقلمی اقدام عمل میں لانا اور ہر خاص وعام تک اِن نفوس قدسیہ کی تعلیمات وپیغامات کو پہنچانا۔

(ب) حضرت لطیفی کی تصنیفات وتالیفات کو عصر حاضر کے تقاضوں کی کسوٹی پر اتار کر از سر نو شائع کرنا اور ارباب علم ودانش واصحاب فکر ونظر کی خدمات میں ارسال کرنا۔

(ج) ریسرچ وتحقیق کے شائقین کو حضرت لطیفی کی حیات وخدمات کی جانب متوجہ کرنا اور انہیں آمادۂ عمل کر کے یونیورسٹیز وغیرہ میں ریسرچ وتحقیق کی راہیں ہموار وکشادہ کرنا۔

(د) حضرت لطیفی کی تعلیمات وپیغامات پر مشتمل کتابچہ، پوسٹرس، ہینڈ بلس، واسٹیکرس وغیرہ شائع کرنا اور گھر گھر تک انہیں پہنچا کر اسلامی فکر ومزاج کو عام وتام کرنا۔

(ہ) حضرت لطیفی کے چھوڑے ہوئے مشن وتحریک کو فروغ وترقی دینا اور صوفیانہ نظریات و خیالات کو پھیلانے پر عملی پہل کرنا۔

حفیظ ملت اکیڈمی کا قیام و تشکیل

خانقاہ عالیہ لطیفیہ رحمٰن پور تکیہ شریف، بارسوئی ضلع کٹیہار بہار کے زیر اہتمام ''حفیظ ملت اکیڈمی''، جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی (۱۲۷۲ھ/۱۳۴۰ھ) کے مخلص معاصر و رفیق کار یعنی صاحب تصانیف جلیلہ قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی ابوالعلائی قدس سرہٗ العزیز (۱۲۴۵ھ/۱۳۳۳ھ) کے نام نامی اسم گرامی سے معنون و منسوب ہے۔ یہ گزشتہ تقریباً پانچ برس سے بغیر کسی پبلسٹی و تشہیر کے بڑی خاموشی و یکسوئی کے ساتھ طباعتی و اشاعتی عمل کو انجام دیتا آ رہا ہے۔ اس کے ماتحت اب تک مستقل دو کتاب اور ایک مجلّہ شائع ہو کر منظر عام پر آ چکے ہیں اور عوام و خواص میں خاصی پذیرائی و مقبولیت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ واضح ہو کہ یہ ایک خالص طباعتی و اشاعتی ادارہ اور اس کے اغراض و مقاصد میں مندرجہ ذیل امور و نکات ترجیحات میں شامل ہیں۔

(ا) حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی اور آستانہ عالیہ لطیفیہ کے دیگر مشائخ و صوفیا کی حیات و خدمات پر علمی و قلمی اقدام عمل میں لانا اور ہر خاص و عام تک ان نفوس قدسیہ کی تعلیمات و پیغامات کو پہنچانا۔

(ب) حضرت لطیفی کی تصنیفات و تالیفات کو عصر حاضر کے تقاضوں کی کسوٹی پر اتار کر از سر نو شائع کرنا اور ارباب علم و دانش و اصحاب فکر و نظر کی خدمات میں ارسال کرنا۔

(ج) ریسرچ و تحقیق کے شائقین کو حضرت لطیفی کی حیات و خدمات کی جانب متوجہ کرنا اور انہیں آمادۂ عمل کر کے یونیورسٹیز وغیرہ میں ریسرچ و تحقیق کی راہیں ہموار و کشادہ کرنا۔

(د) حضرت لطیفی کی تعلیمات و پیغامات پر مشتمل کتابچہ، پوسٹرس، ہینڈ بلس، واسٹیکرس وغیرہ شائع کرنا اور گھر گھر تک انہیں پہنچا کر اسلامی فکر و مزاج کو عام و تام کرنا۔

(ھ) حضرت لطیفی کے چھوڑے ہوئے مشن و تحریک کو فروغ و ترقی دینا اور صوفیانہ نظریات و خیالات کو پھیلانے پر عملی پہل کرنا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ دنوں بعض مخصوص احباب ومخلصین سے رائے و مشورہ کے بعد ''حفیظ ملت اکیڈمی'' کا قیام وتشکیل اب باضابطہ طور پر حتمی مرحلے کو پہنچ چکا ہے اور اصحاب وافراد پر مشتمل اکیڈمی کا ڈھانچہ بھی تیار ہو چکا ہے۔

سرپرست: حضرت علامہ شمیم احمد منعمی صاحب قبلہ سجادہ نشیں خانقاہ منعم پاک متن گھاٹ پٹنہ۔

صدر: حضرت مولانا خواجہ شمس العالم لطفی صاحب قبلہ سجادہ نشیں خانقاہ لطیفیہ رحمن پور، کٹیہار بہار۔

نائبین صدر: (۱) حضرت مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی بانی وڈائرکٹر البرکات رضا فاؤنڈیشن میرا روڈ ممبئی عظمیٰ۔

(۲) حضرت مولانا ابوالحسن علی رضوی پورنوی مشیر اعلیٰ ماہنامہ بطحاء حیدرآباد و بانی جامعہ غوثیہ رضویہ لنگم پیٹ نظام آباد، اے۔ پی۔

(۳) حضرت مولانا احمد حسن الرضوی القادری پورنوی چیف ایڈیٹر ماہنامہ بطحاء حیدرآباد و موسس دارالعلوم غریب نواز حیدرآباد

(۴) حضرت مولانا محبوب عالم وحیدی پرنسپل مدرسہ اسلامیہ اعظم نگر، کٹیہار۔

ڈائرکٹر: خواجہ ساجد عالم مصباحی استاد مدرسہ لطیفیہ خانقاہ رحمن پور۔

وائس ڈائرکٹر: حضرت مولانا قاری آفتاب عالم مصباحی لطفی استاذ جامعہ فقیہۃ البنات، ملاڈ ممبئی عظمیٰ۔

نگراں: (۱) حضرت مولانا شاہ نوید عالم لطفی بانی دارالعلوم ممبئی۔

(۲) حضرت مولانا شبیر عالم مصباحی استاد دارالعلوم دھرول گجرات

(۳) حضرت مولانا نورالزماں مصباحی ڈائرکٹر نور اکیڈمی احمد آباد گجرات

(۴) حضرت مولانا غلام حسین نادر المصباحی استاذ دارالعلوم غازیپور یوپی۔

اعزازی اراکین: (۱) حضرت مولانا خواجہ عبدالسبحان صاحب کلیا چک مالدہ۔

(۲) حضرت مولانا دیشاد عالم جامعی استاذ دارالعلوم جائس یوپی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ دنوں بعض مخصوص احباب و مخلصین سے رائے و مشورہ کے بعد ''حفیظ ملت اکیڈمی'' کا قیام و تشکیل اب باضابطہ طور پر حتمی مرحلے کو پہنچ چکا ہے اور اصحاب وافراد پر مشتمل اکیڈمی کا ڈھانچہ بھی تیار ہو چکا ہے۔

سرپرست : حضرت علامہ شمیم احمد منعمی صاحب قبلہ سجادہ نشیں خانقاہ منعم پاک متن گھاٹ پٹنہ۔

صدر : حضرت مولانا خواجہ شمس العالم لطفی لطیفی صاحب قبلہ سجادہ نشیں خانقاہ لطیفیہ رحمٰن پور، کٹیہار بہار۔

نائبین صدر : (۱) حضرت مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی بانی وڈائرکٹر البرکات رضا فاؤنڈیشن میرا روڈ ممبئی عظمیٰ۔

(۲) حضرت مولانا ابوالحسن علی رضوی پورنوی مشیر اعلیٰ ماہنامہ بطحاء حیدرآباد و بانی جامعہ غوثیہ رضویہ لنگم پیٹ نظام آباد، اے۔ پی۔

(۳) حضرت مولانا احمد حسن الرضوی القادری پورنوی چیف ایڈیٹر ماہنامہ بطحاء حیدرآباد و موسس دارالعلوم غریب نواز حیدرآباد

(۴) حضرت مولانا محبوب عالم وحیدی پرنسپل مدرسہ اسلامیہ اعظم نگر، کٹیہار۔

ڈائرکٹر : خواجہ ساجد عالم مصباحی استاد مدرسہ لطیفیہ خانقاہ رحمٰن پور۔

وائس ڈائرکٹر: حضرت مولانا قاری آفتاب عالم مصباحی لطفی لطیفی استاذ جامعہ فقیہۃ البنات، ملاڈ ممبئی عظمیٰ۔

نگراں: (۱) حضرت مولانا شاہ نوید عالم لطفی لطیفی بانی دارالعلوم ممبئی۔

(۲) حضرت مولانا شبیر عالم مصباحی استاد دارالعلوم دھرول گجرات

(۳) حضرت مولانا نورالزماں مصباحی ڈائرکٹر نور اکیڈمی احمد آباد گجرات

(۴) حضرت مولانا غلام حسین نادر المصباحی استاذ دارالعلوم غازیپور یوپی۔

اعزازی اراکین : (۱) حضرت مولانا خواجہ عبدالسبحان صاحب کلیا چک مالدہ۔

(۲) حضرت مولانا دلشاد عالم جامعی استاذ دارالعلوم جائس یوپی۔

ایک نظر ادھر بھی

قدوۃ العلماء، زبدۃ الفضلاء، راز دار شریعت حضرت علامہ شاہ حفیظ الدین علیہ الرحمہ کی یادگار شریعت وطریقت کا مرکز بنام ''دارالعلوم حفیظیہ لطفی'' مدت مدیدہ سے قائم ہے تعلیم وتربیت پر دلچسپی سے کام کررہے ہیں۔ مقامی وبیرونی طلبہ کی تعداد تقریبا سو سے زائد ہے۔ دارالاقامہ میں طلبہ کی تعداد تقریبا ساٹھ تک ہے، ایک درجن سے زائد اساتذہ وملازمین اس خدمت پر معمور ہیں طلبہ کے رہنے کے لئے کافی سہولتیں دستیاب ہیں۔ جماعت خامسہ تک تعلیم وتعلم کا مکمل انتظام ہے۔ طلبہ کی کردار سازی اور کامل انسان بنانے کے لئے ہفتہ واری اجتماع بنام ''انجمن بزم حفیظی، لطفی'' قائم ہوتا ہے جہاں بچوں کو نعت، قرأت اور خطاب کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔ غریب ونادار طلبہ کو مفت قیام وطعام فراہم کیا جاتا ہے۔ دارالعلوم کا سالانہ خرچ کثیر تعداد میں ہے دارالعلوم کی مستقل آمدنی کے ذرائع بالکل نہیں ہے۔ صرف ملت اسلامیہ کے تعاون سے یہاں کے اخراجات تکمیل کو پہونچتے ہیں لہٰذا تمام اہل خیر حضرات سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

تعاون کے طریقے : ثواب جاریہ کے بہتے چشمے

(۱) ماہانہ یا سالانہ ممبر شپ (۲) کسی ایک استاذ کی ماہانہ تنخواہ کا انتظام (۳) کسی بچے کو حافظ بنانے کی کفالت (۴) ہاسٹل میں مقیم طلبہ کے خورد ونوش کے لئے چاول، تیل

وغیرہ کا انتظام (۵) اپنے مرحومین کی ایصال ثواب کے لئے نقد رقم ضروری اشیاء (۶) لائبریری کے لئے ضروری کتب کا انتظام (۹) تعمیری کام میں آپ کا تعاون سواد اعظم اہل سنت و جماعت مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و ترقی میں ہمارا مددگار ثابت ہوگا۔

کفالت اسکیم

ایک طالب علم کو حافظ قرآن مجید یا عالم دین بنانے کے لئے ماہانہ خرچ کے لئے مع قیام و طعام -/600 آتا ہے۔ سالانہ خرچ -/7200 مدت تعلیم حافظ قرآن مجید تین تا چار سال، مدت تعلیم عالم دین آٹھ تا دس سال ہے۔

رابطہ و ترسیل کا پتہ

مولانا خواجہ ساجد عالم مصباحی

دارالعلوم حفیظیہ لطیفیہ رحمٰن پور، ڈاکخانہ سینل پوروانکر،

بارسوئی ضلع کٹیہار بہار پن854317

اہل سنت و جماعت
(مسلک اعلیٰ حضرت) کا ترجمان
ماھنامہ بطحاء حیدرآباد
دارالعلوم غریب نواز حیدرآباد دکن سے دینی، علمی و اصلاحی رسالہ بنام ماہنامہ بطحاء چند سال سے شائع ہو رہا ہے۔ اس ماہنامہ کے اجراء کا مقصد علماء اہلسنت و جماعت کے تحریروں کے ذریعہ اہلسنت و جماعت (مسلک اعلیٰ حضرت) کا تعارف و فروغ ہے۔ مثبت انداز میں ایک اصلاحی کوشش کی جارہی ہے۔ لہٰذا اہل قلم حضرات سے قلمی و علمی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔
اپنے گھر میں اسلامی ماحول اور عقائد فرقہائے باطلہ سے محفوظ اور عقائد اہلسنت و جماعت کی معلومات کے لئے ماہنامہ بطحاء کی مطالعہ کیجئے۔ اگر آپ سالانہ دو سو روپیے ادا کرتے ہیں تو ہر شمارہ آپ کے پتے پر آپ تک پہنچ جائے گا۔ رابطہ کیجئے:
Ahmed Hasan Razvi Fonder of
DARUL ULOOM GARIB NAWAZ
Masjid-e-Osmania, Nallakunta, Osmania University Road, Hyderabad , A.P.500 044
A/C payee. Drafts or Cheque to can sent in the name of
"BATHA/DARUL ULOOM GARIB NAWAZ"
A/C No. 30391590883,Vidya Nagar,Hyderabad A.P.
We Also Have online banking for More Details
Cell: +91-9849081080
Phone & Fax:27621784
Email:
darululoomgharibnawaz@yahoo.com